اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZLQADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۱۵ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۱۲ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۱۵ اکتوبر ۱۹۴۰ ء	نمبر ۲۳۴

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق

دُعاؤں کی خاص ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

دوسری ذمہ واری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پر جماعت نے جس رنگ میں صدقہ و خیرات اور دُعاؤں کی طرف توجہ دی ہے۔ وُہ ایک بہت قابلِ تعریف اور قابلِ قدر نمونہ ہے جس کی مثال صرف خدائی سلسلوں میں ہی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اس سے جماعت کے اس اخلاص کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو اسے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور بہبودی کی خاطر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے ساتھ ہے۔ مگر پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک جماعت کے ایک حصہ نے اس خطرہ کی اہمیت کو پُوری طرح محسوس نہیں کیا۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت میں مضمر ہے اور جس کی طرف جماعت کے بہت سے دوستوں کی خوابیں اشارہ کر رہی ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے گوناگوں مصالح کے ماتحت انسان کی نظر سے اس کے مستقبل کو مستور کر رکھا ہے۔ اور یہ نظام سراسر رحمت پر مبنی ہے۔ مگر بعض اوقات اس کی رحمت کا یہ بھی تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وُہ الہامات یا خوابوں وغیرہ کے ذریعہ کسی آنے والے واقعہ کی جھلک دکھا کر اپنے بندوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ تاکہ اگر ممکن ہو۔ تو وُہ آنے والی مصیبت کو دُعاؤں، اور صدقہ و خیرات کے ذریعہ سے ٹال دیں۔ یا اگر خدا کے علم میں یہ ممکن نہ ہو۔ تو کم از کم وُہ اس مصیبت کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یہ بھی ایک خدائی رحمت ہے۔ کہ وُہ اچانک صدمہ پہونچانے کی بجائے پہلے سے ہوشیار کر کے اپنی تلخ تقدیر کو وارد کرے۔ پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق مختلف لوگوں کو پے در پے منذر خوابوں کا آنا الہٰی دو مصلحتوں کی وجہ سے ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ ایک چوکس سپاہی کی طرح ان دونوں رستوں کے لئے تیار رہے۔ یعنی ایک طرف وُہ اپنے صدقہ و خیرات اور اپنی متضرعانہ دُعاؤں کو اس حد تک پہنچا دے کہ جو انسانی کوشش اور انسانی طاقت کی آخری حد ہے۔ تاکہ ہماری بے کسی اور بے بسی کو دیکھ کر خدائے رحیم و کریم کی رحمت جوش میں آئے۔ اور ان اللہ غالب علیٰ امرہٖ کے ازلی اصول کے ماتحت خدا کی ایک تقدیر اس کی دوسری تقدیر کو دھکیل کر پیچھے کر دے۔ اور دوسری طرف ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اپنی کمزوریوں اور خامیوں کا محاسبہ کر کے اپنے آپ کو اوپر اٹھانے کی اس حد تک کوشش کریں۔ اور اپنے علم اور اپنے ایمان اور اپنے عمل اور سب سے بڑھ کر اپنے تقوےٰ کو اس درجہ جلا دے دیں۔ کہ خدا کی ہر تقدیر ہمیں ہر قسم کے حالات کے لئے تیار پائے۔ اور کوئی مصیبت خواہ وُہ کتنی ہی بھاری ہو۔ ہماری ترقی کی رفتار کو سست نہ ہونے دے۔ بلکہ ایک تازیانہ کا کام دے کہ ہمارے قدم کو اور بھی تیز کر دے یہ وُہ دوسری ذمہ واری ہے۔ جو اس وقت ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اور ہر سچے احمدی کو اس ذمہ واری کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ تیار ہو جانا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ کا مُبارک وجُود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود باوجود نہ صرف اپنی عظیم الشان عملی برکات کی وجہ سے جو ہر قدم میں آپ کے ساتھ رہی ہیں۔ بلکہ ان زبردست خدائی شہادات کی بنا پر بھی جو آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں جماعت کے لئے ایک ایسا مبارک وجود ہے کہ اس پر خدا کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے۔ وُہ کم ہے۔ آپ کے وجُود کو گویا خدائی تقدیر نے ابتداء سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والاصفات کے ساتھ اس طرح جوڑ رکھا ہے۔ جس طرح دو توام بچے آپس میں جڑے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ ابتدائً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ساتھ ملا کر یتزوج و یولد لہٗ کے الفاظ فرمائے۔ اور گویا دونوں پیشگوئیوں کو ملا کر ایک کر دیا۔ پھر درمیانی صلحاء نے بھی اکثر صورتوں میں مسیح موعود کے ساتھ اس کے پسر موعود کو ملا کر بیان کیا۔ جیسا کہ نعمت اللہ صاحب ولی کا یہ شعر ظاہر کرتا ہے۔ کہ ؎

دورِ او چوں شود بکام تمام
پسرش یادگار مے بینم

اور بالآخر جب خود مسیح موعود کی بعثت کا وقت آیا۔ تو خدا نے آپ کو منصب ماموریت پر فائز کرنے کے ساتھ ہی پسر موعود کی بھی بشارت عطا کی۔ اور پھر تقدیر الہٰی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ولادت کو بھی اسی سال میں رکھا۔ جس سال میں کہ جماعت احمدیہ کی داغ بیل قائم ہُوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح بلا شک حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک توام بھائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور مسندِ خلافت پر آنے کے بعد آپ کی ارفع شان ان خدائی تائیدات سے ظاہر ہے۔ جو ہر قدم میں آپ کے ساتھ ساتھ رہی ہیں۔ اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کہ آپ کی خلافت کا زمانہ تاریخ احمدیت کا ایک ایسا چمکتا ہوا ورق ہے۔ کہ اس کی نظیر دوسری خلافتوں میں بہت کم نظر آتی ہے۔ آپ کے عہد مبارک میں جماعت نے نہ صرف علم ظاہر و باطن میں بلکہ تربیت میں تنظیم میں اور تبلیغ میں اس درجہ ترقی کی ہے۔ کہ دشمن بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ اور آپ کی قیادت میں جماعت کے رعب میں بھی فوق العادت رنگ میں اضافہ ہوا ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دُعائیں وقف کی جائیں

باپ کا وہ منصب ہے کہ اگر وہ نالائق بھی ہو تو پھر بھی سعید اولاد کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے۔ تو پھر اس باپ کا کیا کہنا ہے جو اپنی اولاد کے لئے سراسر شفقت و رحمت ہے۔ اور یقیناً جو محبت جماعت کو اپنے امام کے ساتھ ہے وُہ بھی امام کی شان کے مطابق ہے۔ مگر یہ ایک قدرتی تقاضا ہے۔ کہ اولاد کی محبت اور قربانی کی رُوح باپ کے متعلق خطرہ کے احساس سے اور بھی زیادہ ترقی کرتی ہے پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اس خطرہ کو جو اس وقت متعدد لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ ہماری نظروں سے قریب کر دیا گیا ہے محسوس کرتے ہوئے اپنی قربانیوں کا ایک عظیم الشان بند کھڑا کرکے اس خطرہ کے سیلاب کو روک دیں۔

یہ خوابیں یونہی پریشان خیالیاں نہیں ہیں بلکہ مختلف لوگوں کو مختلف مقامات اور مختلف حالات میں مختلف قسم کے نظاروں میں دکھائی گئی ہیں۔ پس ایک سادہ لوح کبوتر کی طرح آنے والے خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی آنکھوں کو بند کر لینا ہرگز دانائی کی راہ نہیں۔ بلکہ ہمیں خدائی تقدیر کے ہاتھ کو چشم بصیرت سے دیکھ کر اپنی دعاؤں اور صدقہ وخیرات سے اس تقدیر کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام کا خدا وہ خدا نہیں جو اپنی قضاء و قدر کا غلام ہو۔ بلکہ وُہ ایک قادر مطلق خدا ہے جو اپنی تقدیر پر بھی اسی طرح غالب ہے جس طرح کسی اور چیز پر اور وہ اس بات پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ کہ اپنے بندوں کی دُعاؤں اور التجاؤں سے اپنی تقدیر کو بدل دے۔ پس ان عظیم الشان احسانوں کو دیکھتے ہوئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی طرف سے جماعت پر ہو چکے ہیں۔ اور ان عظیم الشان برکات پر نگاہ رکھتے ہوئے جو آپ کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں ہمیں اس رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنی خاص دُعاؤں کو آپ کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ تا خدا ہماری زاری اور بے بسی کو دیکھ کر اپنی تقدیر کو بدل دے اسلام کا خدا تو وُہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یونس ؑ کے ذریعہ ایک پختہ وعدہ دے کر اسے ایک بدکردار قوم کی گریہ وزاری سے بدل دیا تھا۔ تو کیا وُہ خدا اپنے پیارے مسیح کی پیاری قوم کی متضرعانہ دعاؤں پر اپنے ایک برگزیدہ خلیفہ کے متعلق اپنی تقدیر کو نہیں بدل سکتا؟ بد قسمت ہے وُہ انسان جو اپنے خدا پر بدظنی کرتا ہے اور اسے ہر کام میں قادر خیال نہیں کرتا۔ بے شک وہ ہمارا آقا ہے۔ اور ہم اسکے غلام اور اسکی شان خداوندی بعض اوقات اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی بات ہی منواتا ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی تلخ ہو۔ مگر یہ ہمیں کیسے معلوم ہوا۔ کہ اس معاملہ میں خدائی تقدیر اٹل اور مبرم ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اس رمضان میں خاص طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے لئے دعائیں کریں۔ انفراداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی تاکہ ہماری تضرعات کو دیکھ کر خدا ہمارے امام کی عمر کو لمبا کرے۔ اور ان کے سایہ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔

اجتماعی دعا کے لئے یہ طریق بہتر ہے۔ کہ جہاں تراویح کی نماز ہوتی ہے وہاں نماز تراویح کے اندر دعا کرنے کے علاوہ تراویح کے اختتام پر تمام حاضر الوقت لوگ ملکر دعا کریں نماز تراویح وہ نماز ہے جس کے متعلق قرآن شریف اشد وطئاً واقوم قیلا کے الفاظ فرماتا ہے۔ یعنی یہ نماز تکلیف دہ تقدیروں کو دبانے میں سب سے زیادہ موثر اور خدا کے حضور عرض و معروضات پیش کرنے کے لئے سب سے بہتر موقعہ ہے۔ لیکن جہاں تراویح کا انتظام نہ ہو وہاں عشا یا صبح کی نماز کے بعد ہی اجتماعی صورت میں دُعا کی جا سکتی ہے۔ اور یہ دعا اس دعا کے علاوہ ہوگی۔ جو نمازوں کے اندر کی جاتی ہے۔ اسی طرح جن دوستوں کو توفیق ہو۔ وہ صدقہ و خیرات بھی کریں۔ بلکہ اگر پہلے کر چکے ہوں۔ مگر دوبارہ کرنے کی بھی توفیق رکھتے ہوں تو بہتر ہے کہ دوبارہ بھی کر دیں۔ صدقہ کے لئے بکرا وغیرہ ذبح کر کے بلحاظ مذہب غربا اور یتامٰے و بیوگان میں تقسیم کرنا اور کچھ حصہ جانوروں کو ڈال دینا عمدہ طریق ہے۔ یا غرباء کو کھانا پکا کر کھلا دیا جائے۔ یا اب جبکہ سردیاں آ رہی ہیں۔ حاجت مندوں کو سردی کے پارچات بنوا دیئے جائیں۔ یا کسی غریب بیمار کو ادویہ مہیا کر دی جائیں۔ یا کسی حاجت مند کی نقد امداد کر دی جائے۔ یا کوئی اور مناسب طریق اختیار کیا جائے۔ مگر سب سے بہتر قربانی اپنے نفسوں کی قربانی ہے جس کے لئے رمضان کا مہینہ بہت خوب ہے ؛

ایک لغتی خیال

یہ خیال کرنا کہ یہ سلسلہ خدا کا ہے۔ اور وہ خود ہی اس کا حافظ و ناصر ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق کچھ فکر یا تگ و دو کی ضرورت نہیں ایک لغتی خیال ہے کیونکہ اول تو یہ خیال جذباتِ محبت و احسان مندی کے سراسر خلاف ہے دوسرے خدا نے دنیا کو اسباب و علل کا گھر بنایا ہے۔ اور اسباب میں جہاں مادی اسباب داخل ہیں۔ وہاں روحانی اسباب بھی اس میں شامل ہیں۔ تیسرے خدا نے ہمیں خود تعلیم دی ہے۔ کہ تم ہر دینی اور دنیوی امر میں مجھ سے مدد چاہو۔ پس اس تعلیم کے ہوتے ہوئے کون شخص ہے۔ کہ جو ایک آنے والے خطرہ کو دیکھ کر خاموش رہ سکتا ہے بلکہ خدائی کام اس بات کا بہت زیادہ حقدار ہے کہ انسان اس کے لئے فکرمند ہو۔

ایک خاص بات

ایک اور جہت سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا حق ہے۔ کہ ہم آپ کے لئے اپنی بہترین دعائیں وقف کریں۔ اور یہ ایک خاص بات ہے۔ جو میں اس وقت دوستوں کے سامنے پیش کرنے لگا ہوں خدائی سلسلوں کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالٰے کی نصرت و تائید خدا کی طاقت کے مطابق نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ظرف اور قوتِ جذب کے مطابق نازل ہوا کرتی ہے۔ یعنی خدائے حکیم نے ایسا قانون بنا رکھا ہے۔ کہ ان کاموں میں بھی جو گویا خدا کے اپنے کام ہیں۔ اور خود خدا ہی کے جاری کردہ ہیں۔ خدا کی نصرت کا اظہار ہر نبی اور اسکی جماعت کی حالت کے مطابق ہوتا ہے۔ اور یہ نہیں ہوتا۔ کہ چونکہ کام خدا کا ہے۔ اس لئے ہر نبی اور اسکی جماعت کے متعلق خدا کی نصرت ایک ہی رنگ میں اور ایک ہی درجہ پر ظاہر ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ آج صبح ۱۰ بجے حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ شائع کی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ٹمپریچر ۹۷،۲ ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کو بخار بالکل نہیں۔ البتہ ضعف کی شکائت ہے۔ ۹ بجے شب کی اطلاع ہے کہ حضور کی طبیعت آج دن بھر ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ اس وقت طبیعت سنبھلی ہوئی ہے۔ اور بفضلہٖ تعالےٰ بخار بھی نہیں ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف سر درد۔ کان درد اور بخار کی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو بخار اور درد شکم سے کسی قدر افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

آج صبح مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "ضرورۃ الامام" کا امتحان ہوا۔ جس میں ۲۴۸ مرد اور ۳۹ خواتین شامل ہوئیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۴۰

بے شک ہم بعض اوقات خدا کی قدرت کے اظہار کے لئے اس قسم کی باتیں بیان کرتے ہیں - کہ خدا اپنی تقدیر کے نفاذ کے لئے ایک مٹی کے ڈھیلے سے بھی ایسا ہی کام لے سکتا ہے - جیسا کہ ایک زبردست انسان سے - اور ہر تلوار خواہ وُہ کیسی ہی کند ہو - اس کے ہاتھ میں جا کر ایک تلوار جوہر دار کا رنگ اختیار کر لیتی ہے - اور یہ سب باتیں درست بھی ہیں - بلکہ مطلقاً خدا کی قدرت کے لحاظ سے ان باتوں سے بہت بڑھ چڑھ کر باتیں بھی ممکن ہیں - مگر جہاں تک انسانوں کے ذریعہ خدا کی قدرت کے اظہار کا تعلق ہے - عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا - بلکہ عام قاعدہ یہی ہے - کہ خدائی قدرت اور خدائی طاقت کا اظہار اس بندے یا جماعت کے ظرف کے مطابق ہوتا ہے - جس کو خدا ایسے اظہار کا آلہ بنائے - اسی لئے ہم دیکھتے ہیں - کہ دُنیا میں ہر نبی کو ایک جیسی کامیابی نصیب نہیں ہوئی - حالانکہ ہر نبی کے وقت خدائی تقدیر یہی ہوتی ہے - کہ وُہ اس نبی کی لائی ہُوئی صداقت کو غلبہ اور ترقی دے - حتیٰ کہ جہاں بعض انبیاء کو اس قدر کم کامیابی حاصل ہُوئی ہے کہ وُہ کوتہ بینوں کے خیال میں بظاہر ناکام نظر آتے ہیں - وہاں بعض دوسرے نبیوں کو ایسے حیرت انگیز رنگ میں غلبہ حاصل ہوا ہے - کہ دُنیا کی نظریں خیرہ ہوتی ہیں - حالانکہ دونوں کے پیچھے ایک ہی قسم کی خدائی تقدیر کام کرتی ہے - اس فرق کی یہی وجہ ہے - کہ خاص مستثنیات کو الگ رکھ کر خدا کی طاقت و قدرت کا اظہار خدا کی طاقت کے مطابق نہیں ہوتا - بلکہ نبی کے ظرف اور اس کی قوت جذب کے مطابق ہوتا ہے - یہی حال خلفاء کے معاملہ میں نظر آتا ہے - یوں تو ہر نبی کے بعد خدائی تقدیر خلفاء کے ذریعہ انبیاء کی لائی ہُوئی صداقت کی تمکنت اور مضبوطی کا ذریعہ بنتی ہے - مگر ہم عملاً دیکھتے ہیں - کہ مختلف خلفاء کو مختلف قسم کی اور مختلف درجوں کی کامیابی حاصل ہوتی ہے - اور ایسا نہیں ہوتا - کہ وُہ صرف ایک غیر مؤثر درمیانی واسطہ کی طرح خدائی طاقت کے اظہار کا ایک چھلکا سا آلہ بنتے ہوں ÷

اس کی ایک عُمدہ مثال ریڈیو سٹ کے اصول پر سمجھی جا سکتی ہے - جب کسی براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے کوئی برقی پیغام فضا میں منتشر کیا جاتا ہے - تو ظاہر ہے کہ اس کی طاقت سب ریڈیو سٹوں کے لئے ایک ہی جیسی ہوتی ہے - مگر باوجود اس کے ہر ریڈیو سٹ اسے مختلف طاقت کے ساتھ قبول کرتا ہے - اور اسی کی طاقت کے مطابق اس کے اندر سے آواز نکلتی ہے - یعنی بڑے سٹ سے بلند آواز کے ساتھ نکلتی ہے - اور چھوٹے سٹ سے دھیمی آواز کے ساتھ - اسی طرح انبیاءؑ اور خلفاء اور ان کی جماعتوں کا حال ہے کہ وُہ بھی خدا کی نصرت کو اپنی طاقت اور ظرف کے مطابق قبول کرتے ہیں - اور اپنی طاقت سے زیادہ کی برداشت نہیں رکھتے - اس اصُول کے مطابق کوہ طور پر حضرت موسےٰؑ کے بے ہوش ہونے کا واقعہ بھی آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے - حضرت موسےٰؑ نے اپنے جوشِ شوق میں خدا سے اس کامل ظہُور کے دیکھنے کی تمنا کی - جو ازل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات کے لئے مقدر تھا - اللہ نے فرمایا - لو ہم تو اپنے کامل جلال کا اظہار کئے دیتے ہیں - مگر تمہارے ریسیوِنگ سٹ میں محمد رسول اللہ جیسی طاقت نہیں - اس لئے تم اس کی برداشت نہیں کر سکو گے - چنانچہ یہی ہوا - کہ خدائی تجلی سے حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو کر زمین پر جا پڑے اور پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا لیکن یہی تجلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہُوئی - اور بار بار ظاہر ہوئی - مگر آپ پوری مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہے - کیونکہ گو خدا ایک تھا - مگر ان دونوں نبیوں کے ظرف اور قوتِ قبول میں بہت بھاری فرق تھا - اس حقیقت کو اللہ تعالےٰ نے ایک اور رنگ میں بھی ظاہر کیا ہے فرماتا ہے - لو انزلنا ھذا القراٰن علی جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ - یعنی قرآنی تجلی ایسی ہے کہ اگر اس کا نزول کسی مضبوط پہاڑ پر بھی ہو - تو وہ بھی خدا کے جلال کے سامنے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے - عام لوگ خیال کرتے ہیں - کہ پہاڑ پر قرآن کے نازل ہونے کے کیا معنی ہیں - وہ نہیں سمجھتے - کہ اس نزول سے قرآنی وحی کا نزول مراد نہیں - بلکہ یہ مراد ہے - کہ خدا نے جس توجہ اور جس جلال اور جس طاقت کے ساتھ قرآنی وحی کو محمد رسول اللہ کے قلب پر نازل کیا ہے - اگر وُہ اسی طاقت اور اسی جلال کے ساتھ ایک پہاڑ پر اپنی توجہ ڈالے - تو وہ پہاڑ چکنا چور ہو کر گر جائے - اور یہ دعا بالکل درست ہے - جیسا کہ طور کا واقعہ اس پر عملاً شاہد ہے ÷

غیر معمولی ظرف رکھنے والا خلیفہ

اس تمہید سے میری مراد یہ ہے کہ یہ خیال کر لینا کہ جماعت خدا کی ہے وہ خود اس کا حافظ و ناصر ہو گا - اور ہر حال میں اس کی قدرت کا اظہار ایک جیسا ہی رہے گا - اور خدا چاہے تو ایک مردہ لکڑی سے بھی ہر کام لے لے بیشک مطلق طور پر خدائی قدرت کے لحاظ سے تو درست ہے - اور بعض خاص استثنائی حالات میں اس قسم کی قدرت کا اظہار ہوتا بھی ہو گا - مگر جہاں تک عام حالات میں خدا کی قدرت کے اظہار کا تعلق ہے یہ خیال ہرگز درست نہیں - کیونکہ گو خدا وہی ہے - اور وہی رہے گا - مگر اس کی نصرت کا اظہار نصرت حاصل کرنے والے کے ظرف اور قوتِ جذب پر موقوف ہے - اور یقیناً خدا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو ظرف عطا کیا ہے - وہ ایک غیر معمولی ظرف ہے - جو بہت کم لوگوں کو ملتا ہے - پس آپ سے محروم ہونے سے ہم صرف آپ کی ذات سے ہی محروم نہیں ہوں گے - بلکہ ان خدائی جلوہ نمائیوں سے بھی محروم ہو جائیں گے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وسیع ظرف کے ساتھ مخصوص ہیں - اور اگر بعد آنے والا خلیفہ اس ظرف کا نہ ہوا (جیسا کہ بظاہر حالات اس کا امکان بہت کم ہے واللہ اعلم) تو گو خدا کی نصرت پھر بھی بہر حال ہمارے ساتھ ہو گی - مگر ہم لازماً اپنی ظرف اور قوتِ جذب کے مطابق ہی اسکی نصرت سے حصہ پائیں گے - پس اس جہت سے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق جماعت کو خاص بلکہ اخص دعاؤں اور غیر معمولی صدقہ و خیرات سے کام لینا چاہیئے ÷

خدا ہمارے لئے یہ سنہری زمانہ لمبا کرے

ہم دنیا میں خدا کی آخری جماعت ہیں - اور باپ کو اپنا آخری بچہ بہت محبوب ہوا کرتا ہے - اور یقیناً ہماری بہت سی کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ اپنی آخری تقدیر کو جو اسکی تقدیروں میں سے ایک نہائت زبردست تقدیر ہے ضرور پورا کرے گا - اور اس کے ارادے کو کوئی نہیں روک سکتا - مگر بہر حال ہم اسکی اس پختہ سنت سے باہر نہیں نکل سکتے جو آدم سے لے کر اس وقت تک ہر نبی اور ہر خلیفہ کے زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ہے - اور وُہ یہ کہ خدا تعالےٰ کی قدرت اور اسکی نصرت انسان کے ظرف اور قوت جاذب کے مطابق ظاہر ہوتی ہے - پس ہمیں چاہیئے - کہ نہ صرف اپنے ظرف کو وسیع کریں - کیونکہ اسی پر ہماری بہت سی ترقیات کا دارو مدار ہے - بلکہ جس عظیم الشان خلیفہ کے متعلق ہم دیکھ چکے ہیں - کہ اس کا ظرف خدا کی فوق العادت نصرتوں کا جاذب اور حامل ہے - اسکی درازیٔ عمر اور صحت و عافیت کے لئے بھی خدا سے ہر وقت دست بدعا رہیں - تا خدا نہ صرف اپنی تقدیر کی خاطر بلکہ ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر بھی ہم پر رحم فرمائے - اور ہماری تاریخ کے اس سنہری زمانے کو ہمارے لئے لمبا کردے - اٰمین اللھم اٰمین

ہمارا اوّلین فرض

شائد ہی کوئی ایسا احمدی ہو گا - جس نے اڑے وقتوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی ہو - اور قبولیت کا نشان نہ دیکھا ہو - اب جبکہ ہمارا ایسا مشفق اور محسن آقا علیل ہے - تو ہمارا فرض ہے کہ آپ کی صحت و عافیت کے لئے رمضان کے مبارک مہینہ میں نہایت عاجزی اور زاری کے ساتھ دُعائیں کریں - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے نے اس نہایت ضروری امر کی طرف احباب جماعت کو نہایت ہی احسن پیرایہ میں توجہ دلائی ہے ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر بیجا اعتراضات

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر سے غلط استدلال

میاں محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو فارسی تحریر انجام آتھم کے صفحہ ۲۴۲ سے پیش کی ہے۔ اس کے پہلے فقرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مخالف اور دشمن برادری کو لفظ قبیلہ سے ذکر کر کے اس کا بار دوم فساد کی طرف رجوع کرنا لکھا ہے۔ پھر اسی قبیلہ کی نسبت بعد کے الفاظ میں یوں تحریر فرمایا۔ کہ "من مے بینم کہ او شاں سوئے عادت ہائے پیش میل کردہ اند و دلہائے شاں سخت شد چنانکہ عادت جاہلان است دسوئے زیادتی و تکذیب عود نمودند" کیا ان الفاظ سے بالصراحت ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس قبیلہ کا بار دوم فساد کی طرف رجوع کرنے پر فرما رہے ہیں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے اپنی پہلی عادتوں کی طرف میلان کیا ہے۔ اور ان کے دل سخت ہو گئے ہیں۔ اور دوبارہ تکذیب اور زیادتی کی طرف عود کرنے لگے ہیں جس زمانہ کی یہ تحریر ہے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد تو ابھی بلوغت کو بھی نہیں پہونچی تھی۔ اب ایک طرف اس فارسی تحریر کو رکھا جائے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وحی کو اور ان دعاؤں کو جو دونوں آمین کی نظموں میں معہ ذکر بشارات اپنی مبشر اور موعود اولاد کے حق میں تحریر فرمائی ہیں۔ اور کسی صحیح الدماغ اور منصف مزاج سے دریافت کیا جائے کہ کیا وہ وحی اور بشارات جو مبشر اور موعود اولاد کے حق میں ہیں۔ وہ مبشر اور موعود اولاد اس انجام آتھم والی فارسی تحریر کے جسے میاں صاحب نے پیش کیا مصداق ہو سکتی ہے؟

اوچھے ہتھیار استعمال کرنے کا الزام

میاں صاحب نے میرے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مولوی صاحب اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے"۔ پھر لکھتے ہیں:

"آخر مولوی صاحب اوچھے ہتھیاروں پر آ گئے۔ اور لگے ہاتھ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب پر بھی تیر چلا ہی دیا"

ان اوچھے ہتھیاروں کی تشریح یہ فرمائی ہے۔ کہ میں نے کیوں مولوی محمد علی صاحب کی نسبت لکھا۔ کہ انہوں نے عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے آپ کے نبی اور سچے نبی ہونے کی حلفی شہادت پیش کی۔ اگر یہ اوچھے ہتھیار ہیں تو مولوی محمد علی صاحب کے ترکش کے ہی تیر ہیں۔ اور ان کے تیر کو ہی ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ مولوی صاحب کی شہادت اور حلفی شہادت کے متعلق ان سے پوچھا جاتا۔ کہ آپ نے یہ کیا حرکت کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کہہ دیا۔ کہ آپ نبی ہیں۔ اور سچے نبی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے تو عدالت میں حلفی شہادت پیش کرتے ہوئے کیوں یہ کہا۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اور اس اہم امر کو اوچھے ہتھیار کہہ کر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس شہادت سے وہ الزام مولوی محمد علی صاحب پر زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہوتا ہے۔ جو میاں محمد صادق صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف بغیر کسی معقول وجہ کے منسوب کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میاں صاحب لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب ان کے خلیفہ کی طرح مصلح موعود یا مامور اور معصوم عن الخطا ہونے کے مدعی نہیں۔ پھر ان کے بعد کے عقائد کے متعلق عدالت میں کبھی سوال نہیں ہوا۔ جو حلف دروغی کا الزام عائد ہو سکے۔ عقائد کی تبدیلی اگر حلف دروغی ہو سکتی ہے۔ تو یاد رہے کہ قادیان کے بڑے بڑے اکابر لوگوں میں سے کوئی بھی اس الزام سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی خلیفہ صاحب قادیان رہ سکتے ہیں۔"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے جب عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حلفیہ بیان دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا سچا نبی قرار دیا۔ تو اس شہادت کے بعد مولوی صاحب کا مسیح موعود علیہ السلام کے نبی ہونے سے انکار کرنا کس بناء پر ہوا۔ آیا مولوی صاحب کی اس حلفی شہادت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت سے انکار کر دیا تھا۔ یا عداوت محمود کے باعث خلافت کے انکار سے نبوت کا انکار بھی پیدا ہو گیا۔ کیا عجیب بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اپنے ابتدائی زمانہ میں اپنے دعویٰ نبوت سے انکار کریں۔ اور بعد میں مدعی نبوت بنیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی اس اثنا میں عدالت میں آپ کے سامنے حلفی شہادت سے آپ کے نبی ہونے کی گواہی دیں۔ لیکن مولوی صاحب برعکس اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے کے بعد آپ کے نبی ہونے سے انکار کر دیں۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے نبوت سے انکار کرتے رہے۔ اور بعد میں اقرار کیا۔ لیکن مولوی صاحب نے پہلے اقرار کر کے اور حلفی شہادت کے اقرار کے بعد پھر انکار کیا۔ اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اکابر قادیان کی تبدیلی اور طرح سے ہے اور مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلیٔ عقائد اور طرح سے کیا اس نمایاں فرق کو جناب میاں صاحب نہیں سمجھ سکتے۔

پھر میاں صاحب فرماتے ہیں "رہا میرا ان (یعنی مولوی محمد علی صاحب) کے ساتھ ہونا میں علیٰ وجہ البصیرت انکے عقائد کا مؤید ہوں مگر تنخواہ دار ملازم نہیں۔ میرا مولوی صاحب کے ساتھ ہونا قادیان کے ان متضاد و متناقض عقائد و تحریرات کی وجہ سے ہے۔ جو قول الفضل اور حقیقۃ النبوۃ میں شائع ہوئی ہیں۔ اور آئے دن الفضل وغیرہ اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں"

اس کے متعلق عرض ہے بے شک آپ مولوی محمد علی صاحب کے تنخواہ دار ملازم نہیں مگر ملازمت تو آپ نے کی ہے۔ اور پنشن اب بھی لے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب تو خود ملازم رہے اور تنخواہ دار ملازم۔ اگر یہ عیب ہے تو مولوی صاحب بھی اس سے خالی نہیں۔ باقی رہا آپکا قول الفضل اور حقیقۃ النبوۃ اور الفضل وغیرہ اخبارات کی متناقض اور متضاد تحریرات کی وجہ سے مولوی صاحب کی معیت اختیار کرنا۔ اگر آپ نے علیٰ وجہ البصیرت معیت اختیار کی ہے اور مولوی صاحب اور آپ علیٰ وجہ البصیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی کبھی پہلے تسلیم کی۔ تو پھر فیصلہ کے لئے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے سابقہ تحریروں کے شائع کرنے کا اعلان فرمایا اسے مولوی صاحب نے کیوں منظور نہ کیا۔ کیا اب آپ مولوی صاحب کو اس کے لئے آمادہ کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔

آیت لا یحب اللہ کا صحیح ترجمہ

میاں صاحب نے آیت لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم جسے انہوں نے مقام غور کی پہلی قسط میں بطور استشہاد پیش کیا۔ اور جس پر میں نے عرض کیا تھا۔ کہ آپ تو الا من ظلم کے رو سے مقام استثناء پر ہیں۔ آپ کو اس آیت کے رو سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پر وہ حملہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جو آپ نے کیا۔ لیکن آپ نے میری اس بات سے برافروختہ ہو کر اپنی دوسری قسط میں آیت کا "صحیح ترجمہ" یہ کیا ہے۔ کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو۔ اور یہ کہ کسی پر ظلم ہوا"۔ ظاہر ہے کہ ترجمہ میں اور پھر صحیح ترجمہ میں ایک زبان کے الفاظ کو جب دوسری زبان میں لایا جاتا ہے۔ تو اسم۔ فعل و حرف کے مفہوم کو اس کے مطابق اسم و فعل و حرف کے لحاظ سے پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ وہ ترجمہ نہیں کہلاتا۔ ہاں اگر معنوی اس کا مطلب بیان کیا جائے۔ تو یہ صورت لفظی ترجمہ کی قید سے الگ بطور حاصل بالمعنے بھی پیش ہو سکتی ہے۔ لیکن آنجناب نے چونکہ ترجمہ سے پہلے یہ سرخی دی ہے کہ "آئہ کریمہ کا صحیح ترجمہ" اس لئے ہمیں صحیح ترجمہ کی حیثیت سے اس پر غور کرنا ہے۔ کہ صحت ترجمہ کا دعوے کہاں تک درست ہے۔ پہلا لفظ لایحب نفی فعل مضارع ہے۔ جس کا ترجمہ بقاعدہ زبان اور بمقتضاء محل یہ ہوگا کہ "پسند نہیں کرتا ہے"۔ اور فاعل کے ساتھ مل کر اس کا ترجمہ ہوگا۔ "خدا پسند نہیں کرتا ہے"۔ آپ نے اس کی جگہ ترجمہ کیا ہے "خدا کو پسند نہیں" اور یہ ترجمہ حاصل بالمعنے ہے نہ کہ اصل ترجمہ۔ پھر آپ نے الجھر بالسوء من القول کا ترجمہ کیا ہے "کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو"۔ آپ کے اس ترجمہ میں "تم پکارتے پھرو" صیغۂ مخاطب استعمال کیا گیا ہے۔ حالانکہ ترجمہ کے لحاظ سے آئت میں کوئی لفظ فعل کی صورت میں بصیغۂ مخاطب نہیں پایا جاتا۔ پھر آپ نے الا من ظلم کا ترجمہ کیا ہے "اور یہ کہ کسی پر ظلم ہوا"۔ معلوم نہیں یہ صحیح ترجمہ آپ نے کس استاد کامل سے سیکھ کر پیش کیا ہے آئت کے الفاظ میں جب الّا حرف استثناء موجود ہے تو اس کا ترجمہ کہاں ہے۔ اور کس لفظ سے الّا کا ترجمہ بصورت استثناء دکھایا گیا ہے۔ کیا صحیح ترجمہ اسکا یوں نہیں کہ "سوا اس کے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہو"۔ اب میرا قول کہ آپ تو مقام استثناء پر ہیں۔ اس سے آپ نے استثناء کا مفہوم بالکل غلط سمجھا۔ اور میری نسبت کہہ دیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی برائی تسلیم کرتا ہوں۔ حالانکہ آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکے کہ جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے آپ جیسے لوگوں کا ایک عرصہ دراز سے ذب اور قدح میں مصروف ہے۔ وہ آپ کی برائی کو تسلیم کرتا ہے۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

غیر مذاہب کی جدوجہد

اچھوت اور کانگرس

حال میں پنجاب پراونشل ڈپریسڈ کلاسز ایسوسی ایشن برانچ آف سمندری کے زیر اہتمام ایک کانفرنس چک $\frac{۴۸۳}{گ ب}$ پکا کھوہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں ڈیڑھ ہزار کے قریب اچھوت شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر جو قرار دادیں پاس کی گئیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کانفرنس آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اس رویہ کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جو اس نے اس وقت حکومت کے ساتھ سودا بازی کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔ یہ کانگرس اس بات کا پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل میں ڈاکٹر امبیدکار کو لیا جائے۔ یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ پنجاب کے اچھوتوں کا کانگرس پر بالکل کوئی اعتقاد نہیں ہے۔ اچھوتوں میں سے چند کرائے کے ٹٹوؤں کے سوا جو چند پیسوں کی خاطر اپنی قوم کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس میں شامل نہیں ہے۔ یہ کانفرنس حکومت ہند سے درخواست کرتی ہے کہ فوج میں دوسری قوموں کی اچھوتوں کی بھی عام بھرتی کی جائے۔ تاکہ اچھوتوں کو گورنمنٹ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقعہ مل جائے۔

اچھوت اور اسلام

معلوم ہوتا ہے۔ اچھوت اقوام کو اپنی درماندگی کا روز بروز زیادہ سے زیادہ احساس ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور وہ نہ صرف سیاسی اور ملکی حقوق حاصل کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ مذہبی انقلاب پیدا کرنے کے لئے بھی تیار ہو رہے ہیں۔

چنانچہ آریہ اخبار پرتاپ (۴ اکتوبر) میں کانگڑہ کی حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے "چند ہی دن ہوئے جبکہ ضلع کانگڑہ کے ایک گاؤں موضع بھادر میں مسٹر شنک کی زیر صدارت اچھوت اقوام کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں چمار۔ سنوال سرا ہاس۔ براڈ۔ ڈگی اور ضلع کے تقریباً پچاس ہزار کے قریب دیگر اچھوتوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ہندو دھرم کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیں"۔

اسی سلسلہ میں روزانہ اخبار "ہندو" ۳ اکتوبر لکھتا ہے:۔ "ضلع کانگڑہ کا قصبہ پالم پور عیسائیوں کا ایک گڑھ ہے وہاں پر عیسائیوں نے بہت سے سکول اور ہسپتال قائم کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کو اپنے پرچار میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ جتنی کہ اسلام کو ہوسکتی ہے۔ اسلام کے پھیلانے کے طریقے بالکل مختلف اور ہندوؤں کے لئے بہت خطرناک ہیں۔ کانگڑہ کا ضلع ابھی تک خالص ہندوؤں کا ضلع سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پہاڑی علاقے کلو وغیرہ میں بعض مسلمان روٹی کی تلاش میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں جاکر وہ کچھ کام شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہندو عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح پالم پور کے پاس کہا جاتا ہے۔ کہ نواب بہاولپور نے اپنا ایک بنگلہ بنوایا ہے۔ اس کے مسلمان نوکر بہت بڑی تعداد میں وہاں رہتے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں میں غریبی زیادہ ہے۔ اس لئے ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ کہ غریب ہندو عورتیں ان کے جال میں پھنس جائیں گی۔ ابھی کانگڑہ کی اچھوت جاتیوں چمار۔ بٹوال وغیرہ کی ایک کانفرنس ہوئی ہے جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد پچاس ہزار بتائی جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان جاتیوں کے اندر مسلمان کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک پرستاو پاس کرایا ہے۔ کہ اچھوت لوگوں کو ہندو دھرم سے تنگ ہوکر اسلام قبول کر لینا چاہیئے کانگڑہ ہندو سبھا کو چاہیئے کہ وہ اپنے علاقہ کے ہندوؤں کو اس خطرہ سے بچائے"۔

اس میں شک نہیں۔ کہ تبلیغی میدان میں اسلام کو سب سے بڑھ کر کامیابی ہوسکتی ہے کیونکہ اس کی سادہ اور فطرت کے مطابق تعلیم ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام کا بہت وسیع میدان ہے۔ لیکن افسوس کہ عام مسلمان عملی طور پر اس بارے کچھ نہیں کر رہے۔ احمدی مبلغ وقتاً فوقتاً اس طرف بھی توجہ کرتے ہیں۔ اور خدا تعالے کے فضل سے اس کے نہایت شاندار نتائج رونما ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کام اتنا وسیع ہے کہ اس کے لئے تمام مسلمانوں کی متفقہ جدوجہد اور امداد کی ضرورت ہے۔ کاش درد مند مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔

۴۱۳ اشخاص کو ہندو بنالیا گیا

اخبار پرتاپ ۱۱ اکتوبر نے ہوشیارپور کی یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ آل انڈیا دیانند سالویشن مشن میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مشن کے کارکنوں کی کوشش سے یو۔ پی و سنٹرل انڈیا میں ۴۱۳ اشخاص کو باقاعدہ شدھ کر کے ہندو دھرم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ سنٹرل انڈیا میں عیسائی بھیلوں کی شدھی پر عیسائی پادریوں نے پوری طرح روکاوٹیں پیدا کرنے۔ اور عیسائی بھیلوں کو شدھ ہونے سے روکنے کی کوششیں کیں۔ مگر سب بے سود رہیں"۔

گویا دیانند سالویشن مشن پنجاب کے علاوہ ہندوستان کے دیگر علاقوں میں بھی شدھی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ اور فلاکت زدہ لوگوں کو شدھ کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ لیکن مسلمان ہر جگہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔

آزادی حاصل کریں!

ایک شاندار نو ایجاد مشین جس نے تھوڑے دنوں میں غیر معمولی شہرت حاصل کر کے ملک میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ بوقت ضرورت سادہ کاغذ اس میں دیکر دبالیں آپ کا مکمل نام و پتہ کاغذ پر چھپ جائیگا۔ اس سے آپکو ہمیشہ اپنے نام کے لیٹر فارم۔ ملاقاتی کارڈ۔ پیڈ۔ لفافے چھپوانے کی تکلیف سے آزادی مل جائے گی۔ اس مشین کو آپ آسانی سے جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ قیمت کم سے کم دو لائن ۱/۸ روپے تین لائن ۱/۱۰ روپے گول ۱/۱ روپے نیز صابن بنانے کے ٹھپے۔ موٹر نمبر پلیٹ۔ ربڑ اور پیتل کی مہریں۔ فونٹین پن پر نام لکھنے کی مشین گھڑیوں کے شیشے کاٹنے کی مشین اور موم بتی بنانے کی مشین اور چمڑا سیونگی نمبرداری پیٹیاں بھی تیار کی جاتی ہیں نصف اجرت پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ مفت طلب کریں

منیجر دی تاج مکینیکل ورکس حسین آگاہی ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ صاحبان اور ملکی سیاسیات

حال ہی میں آریوں نے لکھنؤ میں ایک پولیٹیکل کانگرس منعقد کی جس کے صدر لالہ خوشحال چند خورسند نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ساری دنیا کو اور خصوصاً اپنے دیش کو اس نازک حالت میں دیکھ کر کیا آریہ سماج خاموش رہ سکتا ہے۔ اگر وہ خاموش رہے تو میں کہوں گا۔ کہ وہ اپنے فرض کو فراموش کر کے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ آریہ سماج کے پرودھ رتنک رہانی (؟) نے ابتدا میں ہی کہا ہے کہ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا پہلا فرض ہے۔ کوئی وقت تھا۔ جب اس دیش میں ہمالیہ سے راس کماری تک آریوں کا راجیہ تھا۔ لیکن آج آریوں کو کوئی پوچھتا تک بھی نہیں اور پوچھے بھی کیوں؟ دنیا طاقت کی پرستار ہے۔ اور یہی چیز ہم میں عنقا ہے۔ غلامی سے دبے رہنے کی وجہ سے ہم کشتری پن کھو بیٹھے ہیں۔ ہندوستان میں بدھ مت نے پہلے سے ہی اہنسا کا اپدیش دے رکھا ہے یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ وہ آسان چیز کو جلد قبول کر لیتی ہے لوگوں نے ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ پر اسے ترجیح دی۔

ہندو طلبار (؟) اہنساوادی واقع ہوئے ہیں وہ سانپوں کو دودھ پلا سکتے ہیں دشمن کی چھاتی پر چڑھ کر اسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہندوؤں میں پہلے ہی یہ جذبہ موجود تھا۔ گاندھی جی نے اس پر گہرا رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ اس اصول کے ماتحت اس دیش نے سخت مصیبتیں برداشت کیں۔ بتا کیا؟ میں اس اصول کے خلاف نہیں ہوں۔ لیکن اتنا ضرور سمجھتا ہوں۔ کہ اس بربریت کے دور میں مہذب اور شائستہ لوگوں کے مقابلے میں تو اہنسا کا ہتھیار کام دے سکتا ہے۔ لیکن کیا سفاک اور غیر مہذب لوگوں کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہو سکتا ہے اس میں مجھے شبہ ہے۔

اس طرح آریوں کو طاقت حاصل کرنے اور تشدد سے کام لینے کی تحریک کرنے کے بعد مسلمانوں کے خلاف کھڑا کرنے کے لئے کہا گیا۔ تحریک پاکستان اس وقت عریاں صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے تین حصے کر دیئے جائیں۔ پہلا حصہ پنجاب کشمیر سندھ اور بلوچستان اور فرنٹیر کے علاوہ کچھ یو۔ پی کا علاقہ ہے۔ دوسرا حصہ بنگال اور مشرقی بہار ہے۔ اور تیسرا حصہ حیدر آباد کا۔ پاکستانی سکیم نہ صرف دیش کے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے بلکہ آریہ جاتی۔ تہذیب و تمدن اور آریہ بھاشا کی تباہی کے درپے ہے۔ کیا اس صورت حال کو دیکھ کر آریہ سماج چپ بیٹھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ آریہ سماج کا بچہ بچہ اس تباہ کن سکیم کو ختم کرنے کے لئے جان کی بازی لگا دیگا اور اگر کسی دیش کے دشمن یا وطن پرست نے اسے سویکار کیا۔ مادر بھارت کے پر کلنک کا ٹیکہ لگانے کی کوشش کی۔ تو ہم اپنے خون سے اس داغ کو دھو دیں گے۔ ہمارے خون کی آخری بوند بھی اس مقصد کے لئے بہہ جائے گی۔ جو لوگ ہندوستان میں پاکستان بنانا چاہتے ہیں۔ وہ ہندوستانی نہیں اور انہیں ہندوستان کے نظام حکومت میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہندوستان پر حق انہی لوگوں کا ہے۔ جو ہندوستان کی بہتری تہذیب اور شاندار روایات کہن پر فخر کرتے ہیں اور بھارت بھومی کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔ اور اسے بھارت ماتا کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ نہ کہ وہ لوگ جو ہندوستانی تہذیب کو اپنانے کو تیار نہیں جو ہندوستان کی شان ماضی کی بجائے عرب کے راگ الاپتے ہیں۔“

مسلمانوں کو ان الفاظ پر غور و فکر کر کے دیکھنا چاہئے۔ کہ ان کے متعلق آریوں کے دلوں میں کیا خیالات ہیں۔ اور ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ کس طرح تیاری کر رہے ہیں۔

آریہ صاحبان آریہ سماج کو ایک مذہبی سوسائٹی کہا کرتے تھے۔ اور سیاسیات سے اپنے آپ کو بالکل الگ قرار دیتے تھے۔ لیکن اب یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ سیاسی فضا کو اپنے حسب منشا بنائے بغیر مذہبی اصلاح کا کام بھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خورسند صاحب نے کہا۔ جب تک سیاسی فضا سازگار نہ ہو دھارمک اور سوشل سدھار نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن۔ پالیٹکس دھرم اور سماج کا اس ملک میں گہرا تعلق ہے اور اسے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان میں تو اس کی کیفیت ایسی ہے جیسی ندی کشتی اور ملاح کی ہے۔ اس لئے ہر آریہ سماجی کا فرض ہے کہ وہ سوشل اور دھارمک فضا کے لئے مناسب سیاسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور رام دکرشن کی پرتی بھومی کو ہر آفت و آلام سے بچائے۔

ایک دیندار احمدی لڑکی کا افسوسناک انتقال

میری نوجوان لڑکی اکیس روز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۱۶/۱۷ ماہ تبوک کی درمیانی شب دار فانی سے انتقال کر کے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ نماز روزہ کی پابند تھی۔ تبلیغ کا جوش اپنے اندر رکھتی تھی۔ بہت چھوٹی عمر تھی۔ کہ میں نے اس کی تعلیم کے لئے استاد رکھا۔ وہ اسے اپنے علم کے مطابق تبلیغ کرتی رہتی۔ اور اس سے اعتراضات لکھا کر مجھے جواب کے لئے لا دیتی اور کتب سلسلہ پڑھنے کو دیتی۔ حتیٰ کہ اس کو سلسلہ کے اس قدر قریب کر دیا کہ وہ بیعت کرنے کو تیار ہو گیا۔ مگر اچانک میری اس جگہ سے تبدیلی ہو گئی۔ بعد میں معلوم نہیں کہ اس نے بیعت کی یا نہیں۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے مکان کے ساتھ والے مکان میں ایک سکھ آن بسا۔ اس چھوٹی سی لڑکی نے اس کی بیوی کو تبلیغ کرنا شروع کر دی۔ مجھ سے کتابیں لے جا کر اسے دیتی کہ اپنے میاں سے پڑھا کر دیکھو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ چولہ کی تصویر اس کو دکھاتی۔ وہ سکھنی چڑ جاتی۔ اور مرحومہ کی والدہ سے شکایت کرتی۔ مگر مرحومہ اپنی دھن کی پکی تھی۔ مذہبی گفتگو اس سے آنے بہانے کرتی ہی رہتی۔ مرحومہ کو چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بات بھی معلوم ہوتی تو اس پر عمل کرتی۔ اس نے سنا کہ نماز باجماعت میں صف اول میں سب سے زیادہ دائیں کھڑے ہونے والے کو ثواب ملتا ہے۔ جب بھی گھر میں نماز باجماعت ہوتی اول صف میں دائیں کنارے کھڑی ہو جاتی۔ اگر کبھی اتفاق سے کوئی کام کرنا پڑ جاتا۔ تو مجھے یا اپنی والدہ سے اس کام پر جانے کے وقت کہہ دیتی کہ دیکھنا میری جگہ کوئی نہ لے۔ چنانچہ باجماعت نماز میں اول صف میں دائیں کنارے ہمیشہ کھڑی ہوتی اور کبھی دوسرا نمبر ملتا۔ تو بہت افسوس کا اظہار کرتی۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کو جب کبھی لوری دیتی تو جاہلانہ طرز کی لوری نہ دیتی ہمیشہ اس کی لوری دعاؤں پر مشتمل ہوتی۔ مثلاً وہ کہتی رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ کبھی کہتی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ اس کی سب لوریاں اسی قسم کی ہوتیں۔ سادگی اس میں اس قدر تھی کہ مجھے یاد نہیں کبھی اس نے کسی چیز مثلاً کپڑے یا زیور کا مطالبہ کیا ہو۔ جو بھی کپڑا دیا پہن لیا۔ کبھی نہیں کہا کہ محلہ یا سکول میں فلاں لڑکی کے ایسے کپڑے یا زیورات ہیں مجھے بھی ویسے ہی بنوا کر دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مرتبہ ایک بنگالی لڑکی جو ایک بنگالی کلرک کی بیوی تھی اور بنگالی میرا دوست تھا۔ سوائے بنگالی زبان کے کچھ نہ جانتی تھی۔ مرحومہ نے میرے ذریعہ ایک نوٹ بک میں بہت سارے بنگالی کے الفاظ لکھوا کر یاد کر لئے۔ تاکہ بنگالی لڑکی کو بات چیت کرنے میں سہولت ہو۔ اس مقام پر اس بنگالی لڑکی سے سوائے اس کے خاوند کے کوئی باتیں کرنے والا نہ تھا۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ جملہ احمدی احباب سے دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز درخواست ہے۔ کہ میرے دوسرے بچے کی صحت کیواسطے بھی دعا فرمادیں۔ خاکسار اقبال محمد خان ہوا گر شارجہ خلیج فارس

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے۔ کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں وپٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں

لوئی خودرنگ دوبری درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۲ گز ۱۲ گرہ ۔/ لوئی خودرنگ دو بری درجہ دوم ۱۰ گز ۱۲ گرہ ۔/ لوئی سفید درجہ اول دوبری ۱۰ گز ۱۲ گرہ سے تا ۔/ لوئی خودرنگ ایک بری سرخ کناری والی ۱۰ گز ½ ۲ گز ۔/ یا سبز کناری والی پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۹ گرہ ۔/ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم ۱۰ گز ۹ گرہ ۔/ پٹو چارخانہ برائے سوٹ فرمائشی ۸ گز ۱۲ گرہ ۔/ پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ۔/ پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ گرہ للو شدسلاجیت فی تولہ ۸/ زعفران خالص فی تولہ عا/ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار رہتا ہے آرڈر دیکر مشکور فرمائیں

جی۔ ایم۔ شال ایجنسی سوپور (کشمیر)

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیداد غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

پروگرام روانگی مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انچارج جزائر شرق الہند

تاریخ	مقام	آمد	روانگی
۱۴-ماہ اخاء (۱۴-اکتوبر)	روانگی از قادیان		
" "	بٹالہ	۴۷ — ۱۱	۳ — ۱۲
" "	امرتسر	۵۸ — ۱۲	۳۸ — ۱۹
" "	جالندھر شہر	۵۶ — ۲۰	۷ — ۲۱
" " "	چھاؤنی	۱۳ — ۲۱	۱۶ — ۲۱
" "	لدھیانہ	۱۶ — ۲۲	۲۶ — ۲۲
۱۵-ماہ اخاء (۱۵-اکتوبر)	انبالہ	۶ — ۰	۹ — ۲
	براستہ پانی پت کرنال	بذریعہ کلکتہ کالکا میل ۲ ڈاؤن میل	
" "	پانی پت	۴ — ۱۱	۱۶ — ۴
" "	دہلی	۵ — ۶	ایک روز قیام فرمائیں گے
۱۶-ماہ اخاء (۱۶-اکتوبر) "	بذریعہ کالکا کلکتہ میل یعنی ۲ ڈاؤن		۱۵ — ۷
	علی گڑھ	۲۵ — ۹	ایک روز قیام فرمائیں گے۔
۱۷-ماہ اخاء (۱۷-اکتوبر) "	بذریعہ ۲ ڈاؤن میل		۳۳ — ۹
" "	آگرہ چھاؤنی	۵ — ۱۴	ایک روز قیام فرمائیں گے۔
۱۸-ماہ اخاء (۱۸-اکتوبر)	ٹنڈلا	۴۶ — ۱۰	۵۶ — ۱۰
" "	کانپور	۵۹ — ۱۴	۱۱ — ۱۵
۲۰-ماہ اخاء (۲۰-اکتوبر)	کلکتہ	۱۴ — ۸	

ناظر دعوۃ وتبلیغ

دورہ انسپکٹر بیت المال

چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کو مندرجہ ذیل جماعتوں میں بغرض وصولی چندہ وغیرہ۔ بھجوایا جارہا ہے۔ احباب وعہدیداران مقامی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کھریپڑال۔ لدھیکے نیویں حلقہ فیروزپور — ناظر بیت المال

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ طریق

صدر انجمن احمدیہ کو ان دنوں بعض اہم ضروریات کے پیش نظر جائداد کفالت پر روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس غرض کے لئے روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ اطلاع دیں۔ یہ روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ ہر ایک ہزار روپیہ کے عوض ایسی جائداد رہن کی جائے گی جس کا ماہوار کرایہ کم از کم مبلغ پانچ روپے ہوگا۔ اور صیغہ ہذا خود بھی ایسی جائداد کرایہ پر لے کر کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اصل زر رہن بھی مقرر کردہ وقت سے پہلے اطلاع دینے پر واپس کیا جاسکے گا۔ الغرض روپیہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور ایک خاصی رقم کرایہ بھی ملتی رہے گی۔

بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یہ طریق مفید بھی ہے۔ اور محفوظ بھی اور موجب ثواب بھی پس جو دوست اس کام پر روپیہ لگا کر فائدہ اور ثواب دونو چیزیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزویلیٹ نے کل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا سمندری اور ہوائی بیڑہ امریکہ کے سارے علاقہ کی حفاظت کرے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کسی قوم سے لڑنا نہیں چاہتا لیکن اگر کسی نے ہم پر حملہ کیا تو ہم سب کا پورے اتحاد کے ساتھ مقابلہ کریں گے آخر میں آپ نے کہا کہ امریکہ ڈکٹیٹروں کی گیدڑ بھبکیوں سے ڈرنے والا نہیں اور نہ ان کی چالوں میں آسکتا ہے اگر ڈکٹیٹر سارا زور لگالیں تو بھی امریکہ برطانیہ کو مدد دینا بند نہیں کر سکتا۔

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ جاپانی فرموں کے نقریباً تمام نمائندے عنقریب لنڈن سے واپس آجائیں گے۔ اور اس ماہ کے آخر تک ایک آئرش بندرگاہ پر پہنچ جائیں گے۔

واردھا گنج ۱۲ اکتوبر۔ افواہ ہے کہ گاندھی جی اپنے آپ کو اس گروپ میں شامل کریں گے جو اس وقت ستیہ گرہ کرے گا۔ جب عنقریب ہی آپ ستیہ گرہ کرنے کے متعلق اعلان کریں گے۔ ورکنگ کمیٹی نے بے ضابطہ طور پر گاندھی جی کی سکیم کو منظور کر لیا ہے مگر پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا آزاد اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ستیہ گرہ کا دائرہ وسیع کیا جائے۔

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج مسٹر اینے کی صدارت میں ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ ڈچ ایسٹ انڈیز سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اپنے بچاؤ کی پوری قوت موجود ہے اور لوگوں میں حفاظت کے لئے جوش و خروش ہے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ رائل ایئرفورس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے کل رات توبرک، بن غازی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اور دیگر اطالوی چھاؤنیوں پر بمباری کی بندرگاہوں میں بمباری سے ایسی آگ لگی کہ واپسی کے وقت برطانوی ہوا بازوں نے تین میل سے دیکھی۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ حال میں لنڈن پر ہوائی حملہ کے دوران میں دشمن کا ایک بم اخبار "ٹائمز" کے دفتر پر بھی گرا جس سے کافی خارجی اور اندرونی نقصان ہوا۔ لیکن اخبار کی اشاعت میں ذرا بھی رخنہ نہ پڑا۔ اس پر وزیراعظم نے منتظمین اخبار کی بہت تعریف کی۔

سری نگر ۱۲ اکتوبر۔ انگلینڈ سے بچوں کا ایک گروپ یہاں آرہا ہے۔ ان کی رہائش اور تعلیم کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت تک انگلینڈ سے ۳۰ ہزار بچے باہر بھیجے جا چکے ہیں

شنگھائی ۱۰ اکتوبر۔ ہانگ کیو جو شنگھائی کی بین الاقوامی بستی کا جاپانی مقبوضہ علاقہ ہے اس میں جاپانیوں کی میونسپلٹی کا منیجر قتل کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ سوئٹزرلینڈ کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں بلغاریہ میں بھی داخل ہو گئی ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے رومانیہ کے تیل کے تمام کنوؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور رومانوی گورنمنٹ نے ترکی اور یونان کو تیل بھیجنا بند کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ غازی آباد میں دسہرہ کے جلوس پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایک دوسرے پر لاٹھیاں اور پتھر برسائے گئے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس نے گولی چلا دی جس سے چار آدمی ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے

نصف درجن اشخاص حراست میں لے لئے گئے ہیں۔

واردھا ۱۳ اکتوبر۔ آج شام کو کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ختم ہو گیا۔ اس موقع پر اخباری نمائندوں کو جو بیان دیا گیا۔ اس میں کہا گیا۔ کہ جلسہ گاندھی جی کے بلانے پر ہوا تھا۔ جس میں وہ گفتگو سنی گئی۔ جو گاندھی جی اور وائسرائے ہند میں ہوئی۔ اور وہ پروگرام منظور کیا گیا۔ جو گاندھی جی نے تیار کیا ہے نیز قرار پایا کہ آئندہ گاندھی جی حکومت کے مقابلہ میں جو کام کرنا چاہیں۔ اس میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے۔

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ آج آل انڈیا ہندو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بھی ختم ہو گیا۔ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں کانگرس کے طریق کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ کانگرس نے اصل حالات کو نہیں سمجھا۔ اور اس نے ملک کو صحیح مشورہ نہیں دیا ہندوستان کو برطانیہ کے ساتھ جو وابستگی ہے۔ وہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتی۔ اور لڑائی میں اگر اسے نقصان پہنچا۔ تو ہندوستان اس سے نہیں بچ سکتا۔ اب لڑائی اس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے کہ ہندوستان کو بچاؤ کے لئے پوری طرح تیار کرنا ضروری ہے۔ آل انڈیا ہندو ورکنگ کمیٹی نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ حکومت ہند پر زور ڈالے۔ کہ وہ ہندوستان کو اپنی حفاظت کے لئے پوری طرح تیار کرے۔ اور کہنا چاہیئے۔ کہ کانگرس اس بارے میں پورا تعاون کرے گی۔

واردھا ۱۳ اکتوبر۔ آج صبح کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ یوپی کی کانگرس نے مسٹر ایم۔ این رائے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ اس میں کوئی دخل نہ دیا جائے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ استنبول سے خبر آتی ہے۔ کہ رومانیہ میں اب تک جو کچھ ہوا ہے۔ ترکی میں اس کی وجہ سے کوئی زیادہ پریشانی نہیں پیدا ہوئی۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ روس کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے جرمنی نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ تاکہ رومانیہ کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرلے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے مان لیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن اور آس پاس کی بستیوں پر چھاپہ مارا۔ بہت سے بم اور آگ لگانے والے گولے برسائے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ مالٹا میں کل دوبارہ ہوائی حملہ کے خطرہ کا اعلان کیا گیا۔ مگر دشمن کے ہوائی جہاز کنارہ کے قریب پہنچنے سے قبل ہی انگریزی جہازوں کے ڈر سے بھاگ نکلے۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں جن لوگوں کو ہوائی جہازوں کے حملوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ان کے امدادی فنڈ میں حیدرآباد دکن نے ۲ ہزار پونڈ اور دیئے ہیں۔ اس فنڈ میں مہاراجہ صاحب گوالیار نے ۵ سو پونڈ دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ روم ریڈیو نے مان لیا ہے۔ کہ آج مالٹا کے قریب سمندری لڑائی میں اس کا ایک برباد کرنے والا جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ ہند چینی کے گورنر جنرل پریذیڈنٹ روزویلیٹ کی دعوت پر نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ امریکہ سے کوئی ایسی سکیم طے کی جائے جس کے مطابق امریکہ کو ہند چینی کا کنٹرول دے دیا جائے۔ ملکہ ہالینڈ اور پریذیڈنٹ روزویلیٹ میں بھی اس تجویز پر گفت و شنید ہو رہی ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کا کنٹرول امریکہ کے سپرد کر دیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah